سوال

(84) نجومی اور کاہن سے سوال پوچھنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نفسیاتی مریض ہیں۔ ان کا مرض بہت طول اختیار کر گیا ہے۔ کئی بار ہم نے انہیں ہسپتال میں بھی داخل کروادیا ہے۔ اب بعض قریبی رشتہ داروں نے یہ کہا ہے کہ ہم اسے فلاں عورت کے پاس لے جائیں کہ وہ اس طرح کی بیماریوں کا علاج جانتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہمیں اس عورت کو صرف مریض کا نام بتانا ہوگا اور وہ یہ بتادے گی کہ ان کی بیماری کیا ہے۔ اور اس کا علاج کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس عورت کے پاس جانا ہمارے لئے جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت اور اس جیسی دیگر عورتوں کے پاس جانا ان سے سوال کرنا ان کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عورتیں ان نجومیوں اور کاہنوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو علم غیب کے مدعی ہیں۔ اور علاج کرنے اور خبریں بتانے میں مدد لیتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

من اتی عرافا فسالہ عن شئی لم تقبل لہ صلواۃ اربعین لیلۃ

(صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ح: 2230۔ واحمد فی المسند 4/68۔ 5/380)

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکھان ح: 3904) واخرجہ الترمذی فی الجامع رقم 135 وابن ماجۃ فی السنن رقم: 639 واحمد فی المسند 2/408۔ 476)

''جو شخص کسی کاہن و نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ لہذا واجب ہے۔ کہ ان لوگوں کا اوران کے پاس آنے والوں کا انکار کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی سوال پوچھا جائے۔ نہ ان کی تصدیق کی جائے بلکہ ان کا معاملہ حکمرانوں تک پہنچانا چاہیے تاکہ انہیں وہ سزا دی جائے۔ جس کے یہ مستحق ہیں۔ کیونکہ انھیں چھوڑنے اور اور حکام کو ان کے بارے میں مطلع نہ کرنے میں معاشرے کا نقصان ہے۔ اور جاہل لوگوں کے دھوکا کھانے میں معاون بنتا ہے۔ کہ وہ دھوکا فریب کی وجہ سے ان سے سوال بھی کریں گے اور ان کی تصدیق بھی کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

من راي منكم فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسمائه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان (صحيح مسلم... ترمذي مسند احمد)

''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹادے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھائے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

بلاشک وشبہ حکمرانوں مثلاً امیر شہر یا محکمہ امر بالمعروف یا عدالت میں ان کی شکایت زبان سے اس بُرائی کو روکنے کے مترادف ہوگی اور یہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ نیکی وسلامتی کو اختیار کریں اور ہر بُرائی سے بچیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم